العصر اسلامک ریسرچ جرنل

AL-ASR Islamic Research Journal

Publisher: Al-Asr Research Centre, Punjab Pakistan
E-ISSN 2708-2566 P-ISSN2708-8786
Vol.02, Issue 04 (October-December) 2022
HEC Category "Y"
https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/index

Title Detail

Urdu/Arabic: احکامِ خلق کا توضیحی مطالعہ "احسن التفاسیر" اور "سراج البیان" کی روشنی میں

English: **A Descripted Study of Moral Values in The Light of Ahsan Al-Tafaseer and Sirai Al-Bavan**

Author Detail

1. Munaza Aslam
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies
Govt. College Women University Faisalabad.
E.mail: munazaaslam42@gmail.com

2. Dr. Imrana Shahzadi
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Govt. College Women University Faisalabad.
E.mail:drimrana@gcwuf.edu.pk

How to cite:
Munaza Aslam, and Dr. Imrana Shahzadi. 2022. " احکامِ خلق کا توضیحی مطالعہ "احسن التفاسیر' اور 'سراج البیان" کی روشنی میں: A Descripted Study of Moral Values in The Light of Ahsan Al-Tafaseer and Siraj Al-Bayan". AL-ASAR Islamic Research Journal 2 (4). https://alasr.com.pk/ojs3308/index.php/alasar/article/view/67.

Copyright Notice:
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

احکامِ خلق کا توضیحی مطالعہ "احسن التفاسیر" اور "سراج البیان" کی روشنی میں

A Descripted Study of Moral Values in The Light of Ahsan Al-Tafaseer and Siraj Al-Bayan

Munaza Aslam
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies
Govt. College Women University Faisalabad.
E.mail: munazaaslam42@gmail.com

Dr. Imrana Shahzadi
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Govt. College Women University Faisalabad.
E.mail: drimrana@gcwuf.edu.pk

Abstract

Allah Ta'ala created human beings to worship Him and sent down the inspired books and sent prophets and messengers to guide them. All the prophets sent by Allah Ta'ala taught good morals. The founders of the uninspired books presented a theory of ethics. But the theory of ethics presented by him is incomplete. On the contrary, a comprehensive and complete concept of ethics has been presented in Islam. In the Holy Qur'an, Allah Ta'ala has ordered humans to adopt good morals and avoid bad morals. Morality is the backbone of any nation, irrespective of its religion, which no one disagrees with. Allah exalted Hazrat Muhammad Salaam to the highest level of morals and ordered him to follow his good deeds. Urdu interpretations in terms of ethical and moral rules include Sayyid Ahmad Hasan Muhaddith Dehlavi's commentary "Ahsan al-Tafseer" and Hazrat Maulana Muhammad Hanif Nadvi's commentary "Siraj Al Bayan" in particular. Examples of interpretations of moral commands and teachings are found in these interpretations. In this present age, our society is under the influence of Western civilization despite the extensive and comprehensive education of ethics. It is becoming a victim of silt. Through this research, it is intended to remind people of the moral teachings of Islam and to improve their actions and morals by following them."

Keywords: Tafseer, Ahsan Al-Tafaseer, Siraj Al-Bayan, Ethical debates, comparative study

تفسیر اور صاحبان تفاسیر کا مختصر تعارف

عربی زبان کے بعد سب سے زیادہ اُردو زبان میں قرآن پاک کی تفاسیر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک علمی، ادبی اور فکری اعتبار سے اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ مقالہ ہٰذا میں ان میں سے دو اہم تفاسیر "احسن التفاسیر" اور "سراج البیان" کا انتخاب کیا گیا ہے۔

تفسیر "احسن التفاسیر" حضرت مولانا سید احمد حسن محدث دہلویؒ کی تصنیف ہے۔ یہ تفسیر سات جلدوں پر مشتمل ہے جس میں انھوں نے احادیثِ صحیحہ، حسنہ اور اقوالِ صحابہ و دیگر سلف سے قرآن پاک کی تفسیر کی ہے اور صحت روایت کا حد درجہ خیال رکھتے ہوئے معتبر و مسلمہ تفاسیر مثلاً تفسیر ابن جریر، ابنِ کثیر، معالم اور فتح البیان کے اہم مطالب کا بہترین انتخاب کیا ہے۔ حضرت مولانا سید احمد حسن محدث دہلویؒ، حضرت شیخ الکل میاں صاحبؒ کے تلامذہ میں اہم مقام رکھتے ہیں۔

تفسیر "احسن التفاسیر" ہزاروں صفحات پر مشتمل بہترین اُردو تفسیر میں مطبع فاروقی دہلی سے سات بڑی جلدوں میں شائع ہوئی۔ یہ تفسیر بڑی قابلیت سے مرتب کی گئی ہے جس میں بہت سی تفاسیر کا خلاصہ آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تفسیر "احسن التفاسیر" جو اعلیٰ تفسیری فوائد اور علمی نکات و مباحث پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے۔

مولانا سید احمد حسن محدث دہلویؒ کے علمی ذوق کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ڈپٹی کلکٹر کی ملازمت کے دوران آپ نے تین ترجموں والا قرآن پاک مرتب کیا۔ پہلا ترجمہ فارسی "فتح الرحمٰن" از شاہ ولی اللہ صاحبؒ، دوسرا "تحت اللفظ" از شاہ رفیع الدین اور تیسرا اُردو با محاورہ از شاہ عبد القادر صاحبؒ۔ پھر اس پر "احسن الفوائد" کے نام سے بہترین ملخص تفسیری حواشی خود لکھے۔ اس قرآن پاک کو آپ نے اپنے خرچ پر طبع کرایا۔[۱]

تفسیر "سراج البیان" کے مصنف مولانا محمد حنیف ندویؒ ہیں۔ ان کی یہ تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر اہلِ علم و عرفان سے سندِ قبولیت حاصل کر چکی ہے۔ مولانا محمد حنیف ندویؒ نے جس زمانہ میں یہ تفسیر لکھی تھی وہ ان کی جوانی کا دور تھا۔ یعنی اس وقت ان کی عمر پچیس چھبیس برس تھی۔ اس میں ترجمہ قرآن پاک شاہ عبد القادر دہلوی اور شاہ رفیع الدین دہلوی کا شامل کیا گیا ہے جو کہ تمام علماء ربانین کے نزدیک مستند اور معتمد ہے۔

قرآنی آیات کی تفسیر کا بیڑہ علامہ حنیف ندوی نے اٹھایا ہے اور حقیقی معنوں میں تفسیر قرآنِ پاک کا حق ادا کیا ہے۔ علامہ موصوف کی علمیت کا اندازہ تفسیر "سراج البیان" کی ورق گردانی سے بخوبی ہو جائے گا۔ علامہ موصوف نے محققانہ انداز میں ہر صفحہ کے اہم مضامین کی تبویب کے ساتھ ساتھ ادبی و لغوی نکات کا تذکرہ کیا ہے اور جدید مسائل سے آگاہی بھی فراہم کی ہے۔ اس کے علاوہ مذہب سلف کی برتری اور تفوق کا اظہار کرتے ہوئے قصری علوم و معارف سے موقع بہ موقع استفادہ کیا گیا ہے۔[۲]

اخلاق کا معنی و مفہوم

"اخلاق" جمع ہے "خلق" کی جس کا لفظی معنی ہے "رویہ، برتاؤ اور عادات" وغیرہ۔ اخلاق کا اطلاق ان عادات و اعمال پر ہوتا ہے جو پختہ ہوں۔ عام طور پر انسانوں کے مجموعہ اعمال اور رویے کو یا پھر ان تعلیمات کو جو باہم

بندوں کے حقوق و فرائض سے متعلق ہوں، اخلاق کہا جاتا ہے۔ یعنی لوگوں کے ساتھ اچھے رویے، اچھے برتاؤ یا اچھی عادات کو حسنِ اخلاق کہا جاتا ہے۔ اخلاق کی دو اقسام ہیں: اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ رذیلہ۔ اسی طرح اخلاقی احکام کی بھی دو اقسام ہیں۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

1۔ اگر نفس میں موجود کیفیت ایسی ہو کہ اس کے باعث عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ اچھے افعال ادا ہوں تو اُسے حسنِ اخلاق کہتے ہیں۔ مثلاً عدل و انصاف، احسان کرنے، معاف کرنے، صبر اور نماز سے مدد لینے والے، قریبی رشتہ داروں کو ان کا حق ادا کرنے والے اور عہد پورا کرنے والے وغیرہ۔

2۔ اور اگر عقلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ بُرے افعال ادا ہوں تو اُسے بد اخلاقی یا اخلاقِ رذیلہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً خیانت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، جھوٹ پر لعنت کی گئی ہے، برائی، غیبت، بدگمانی اور سرکشی وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اخلاقِ رذیلہ سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔[۳]

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ایک مقام پر اخلاقی احکام سے متعلق جامع تعلیم دیتے ہوئے حکم فرماتے ہیں:

" إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ "[۴]

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان اور رشتہ داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، بدی اور ظلم سے روکتا ہے وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔)

مذہب کے بعد فلاسفہ یونان نے اخلاق کا تصور پیش کیا۔ افلاطون نے "نظریہ اخلاق" پیش کیا۔ ارسطو نے اپنی کتاب "علم الاخلاق" لکھی۔ اس نے عمرانیات اور اخلاقیات کو الگ الگ علوم کی حیثیت سے متعارف کروایا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اخلاق یونانی اور اسلامی فلسفے کا ایک اہم موضوع رہا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد جگہوں پر فرمایا گیا ہے کہ امام انبیاء حضرت محمد ﷺ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔

" وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ "[۵]

ترجمہ: (اور بے شک آپ ﷺ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے اخلاقِ کریمہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

" فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ "[۶]

ترجمہ: (اے حبیب! اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ﷺ ان کے لیے نرم دل ہیں اور اگر آپ ﷺ تُرش مزاج، سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ ﷺ کے پاس سے بھاگ جاتے۔)

حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ باقرینہ ہے:

"قیامت کے دن مومن نے میزان سے حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔"(۷)

آپ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو اچھے اخلاق اپنانے اور بُرے اخلاق سے بچنے کی تعلیم دی۔ حسنِ اخلاق نہ صرف نبی کریم ﷺ کی سیرت اور سنت ہے بلکہ حکم ربی بھی ہے۔

اخلاقی احکام

اسلام کے اخلاقی احکام ہی اسلامی معاشرے کی بنیاد ہیں۔ ان احکامات کو بیان کرنے کا مقصد معاشرے میں اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ انسان فراہم کرنا ہے۔ اس لیے ان احکامات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

اخلاقِ حسنہ سے متعلق احکام کی تشریح

اخلاق کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

اخلاق "خلق" کی جمع ہے جو انسان کی فطری اور طبعی عادت و خصلت کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں خلق سے مراد انسان کی ایسی کیفیت اور پختہ عادات کا نام ہے جس کی وجہ سے بغیر کسی فکر و توجہ کے نفس سے وہ اعمال سرزد ہوں۔

حسنِ اخلاق

حسنِ اخلاق سے مراد نیک عادات اور اچھی خصلتیں ہیں۔ مسلمانوں کے لیے عمدہ اور اخلاقِ حسنہ کا مالک ہونا بہت ضروری ہے۔ اسلام میں انفرادی اور معاشرتی زندگی کی بنیاد ان خدائی احکامات پر ہے جو اخلاقیات اور روحانیات کی مستقل بنیادوں پر قائم ہے۔

1۔ صبر

صبر سے مراد انسانی خواہشات کے مقابلے میں ارادے کی قوت اور مضبوطی سے کام لینا ہے۔ انسان کا ہر مشکل حالات میں اپنے نفس پر قابو پانا ہی "صبر" کہلاتا ہے۔ انسان کو چاہیے اور خود کو خلافِ شریعت کاموں سے بچائے رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اہل ایمان کو صبر کرنے کی تلقین کی ہے۔ جانی، مالی، خوف، بھوک اور کسی قسم کے نقصان پر انسان کو صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صبر سے متعلق حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِينَ"(۸)

ترجمہ: (اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔)

مولانا احمد حسن محدث دہلوی صبر سے متعلق لکھتے ہیں:

"اس آیت میں مصیبت کے وقت صبر کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ انسان کی زندگی میں دو ہی حالتیں ہیں، یا وہ صاحبِ نعمت ہو گا یا صاحبِ مصیبت۔ ان دونوں حالتوں کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے صبر کا حکم فرمایا ہے۔ جس طرح صبر کرنے سے مصیبت و پریشانی ہلکی اور کم ہو جاتی ہے بلکہ اسی طرح نماز میں اللہ تعالیٰ نے ایک اثر مصیبت و پریشانی کو کم کرنے کا رکھا ہے۔ اور اسی کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نماز کو صبر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مصیبت کے وقت صبر کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور صبر کے اجر میں بہت زیادہ احادیث آتی ہیں۔ مصیبت و پریشانی کے وقت صبر کے علاوہ شرعی احکامات کو ادا کرنا اور ممنوع شرعی سے بچنا اور نفسانی خواہشات کو روکنا چاہیے۔"(۹)

علامہ محمد حنیف ندوی صبر کے احکام سے متعلق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس آیت میں دعوتِ ذکر ہے فلسفہ یادِ الٰہی اور صبر کا کہ جس طرح کل ایمان کسی انسان کے دل میں ہو گا اللہ پاک کی عنایت اُس پر اتنی ہی زیادہ ہو گی۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو کہ جب تم کسی مصیبت یا پریشانی میں پڑ جاؤ تو صبر سے کام لو مایوس نہ ہو۔ یعنی مومن پر مصیبت اس لیے نہیں آتی کہ وہ کمزور پڑ جائے اور اپنے دل کو مایوسی میں ڈال لے بلکہ اس لیے آتی ہے کہ انسان برداشت کرنے کا عادی ہو جائے اور اللہ رب العزت کے قریب تر ہو جائے، یعنی ہر وقت اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی امید ہونی چاہیے۔"(۱۰)

صبر کے اصل معنی قرآن پاک نے خود بھی واضح طور پر بیان کر دیے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ"(۱۱)

ترجمہ: (اور ثابت قدمی دکھانے والے سختی میں تکلیف میں اور لڑائی کے وقت۔)

مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"عام لوگ ظاہر تک ہی تقویٰ کا مفہوم محدود رکھتے ہیں اور دیگر حالات پر غور و فکر نہیں کرتے۔ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تمہارے دل میں شریعت کا پورا پورا احترام ہونا چاہیے۔ ظاہر کے ساتھ باطن کی باریکیوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ اور سب معاملات میں صبر سے کام لینا چاہیے۔ اللہ رب العزت اس کا حکم دیتے ہیں۔"(۱۲)

علامہ محمد حنیف ندوی لکھتے ہیں:

"عام طور پر لوگ ظاہری طور پر ہی تقویٰ کا مفہوم محدود رکھتے ہیں دیگر حالات کی طرف غور نہیں کرتے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ دین کو مکمل طور پر اپنے اوپر لازم نہ قرار دیں۔ جب کسی قوم کی یہ حالت ہوتی ہے تو سمجھ لیں کہ وہ دین کے حقائق سے قطعاً محروم ہیں۔ قرآن پاک کے نزول کے وقت عیسائیوں اور یہودیوں کی بالکل یہی

حالت تھی۔ ایک دوسرے کو کافر کہتے تھے، چھوٹے چھوٹے مسئلے پر جھگڑا کرتے تھے۔ معمولی اختلاف رکھتے یا اختلاف عمل اُن کے لیے نا قابل برداشت ہو جاتا۔ تحویل قبلہ کے موقع پر ان لوگوں نے شور مچایا کہ دیکھو مسلمان بدل گئے ہیں۔ قبلہ سے رُوگردان ہو گئے ہیں اور الحاد میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ قرآن پاک نے اس اعتراض کے متعدد جواب دیے ہیں اور آخری جواب وہ دیا جو اس آیت میں مذکور ہے کہ بیت المقدس یا قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہی کافی نہیں، بلکہ ان کے لیے ضروری ہے لوازم کا بھی خیال رہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ بیت المقدس کو قبلہ مان لینے سے تم شریعت کی ہر ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہو؟ اور کیا اس کے بعد ہر برائی تمہارے لیے درست اور جائز ہو جاتی ہے؟ نہیں کعبہ ہو یا بیت المقدس ان کو قبلہ بنانے کا مقصد یہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو ظواہر پر اکتفا کر دیا جائے بلکہ اس کا اہم مقصد یہ ہے کہ تمھارے دل میں شریعت کا پورا پورا احترام ہو۔ ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کی باریکیوں پر بھی تمھاری نظر ہونی چاہیے۔ جذبہ عمل پورے جوش کے ساتھ کار فرما ہونا چاہیے۔ جہاں دل کی گہرائیاں اللہ پاک پر ایمان کی روشنی سے روشن ہوں۔ وہاں اس کا نتیجہ بھی عیاں ہونا چاہے۔ ظاہری پاک ہونے کے ساتھ ساتھ باطنی پاک بننے کی کوشش کرو۔"(۱۳)

اس آیت میں صبر کے تین مواقع ذکر کیے گئے ہیں بیماری، غربت اور جنگ۔ غور کریں تو تمام پریشانیوں اور مشکلات کے سرچشمے یہ تین ہیں۔ صبر و تحمل کے بغیر ان مواقع سے کوئی مومن نہیں گزر سکتا۔ اب یہ ظاہری بات ہے کہ ایک مومن اکیلا ان امتحانات میں پڑ جائے تو ہر وقت شکست کھانے کے خطرے سے دوچار ہو گا اور بامشکل ہی کامیاب ہو پائے گا۔ بخلاف اس کے کہ اگر ایک مومن معاشرہ ایسا موجود ہو جس کا ہر ایک فرد خود بھی صابر ہو اور وہاں کے افراد ایک دوسرے کو صبر کے اس ہمہ گیر امتحانات میں سہارا بھی دیتے ہوں تو کامیابی اور کامرانیاں اس معاشرے کے قدم چومیں گی۔ برائی کے مقابلے میں ایک بے پناہ طاقت پیدا ہو گی۔

۲۔ عدل

عدل کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا اور کسی چیز کو اس کے مقام پر قائم رکھنا۔

عدل کا معنی و مفہوم

"عدل" کا دوسرا نام "انصاف" کہلاتا ہے اور انصاف کا لغوی معنی ہے "دو ٹکڑے کرنا"، کسی چیز کا نصف "فیصلہ کرنا"، "حق دینا" اور "عدل کرنا" ہے۔ اسی طرح عدل اور انصاف کا ایک اور نام "قسط" بھی ہے جس کا معنی "حصہ" اور "جز" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے نظام کو عدل کی بنیاد پر قائم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

عدل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اللہ پاک عدل اور انصاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں عدل سے متعلق متعدد جگہ پر حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ"(۱۴)

ترجمہ: (بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف کا اور بھلائی کا اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا اور روکتا ہے بے حیائی اور نامعقول کام اور سرکشی سے، تم کو سمجھاتا ہے شاید تم یاد رکھو۔)

مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی لکھتے ہیں:

مفسرین کے اقوال عدل و احسان سے متعلق مختلف ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ عدل طیبہ لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے اور جب کہ احسان فرائض کا ادا کرنا۔ اللہ پاک عادل ہیں اور عدل و انصاف کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عدل اور انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت معقل بن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ما من اميريلی امر المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح الالم بدخل معهم الجنة " (۱۵)

ترجمہ: (جس آدمی کو مسلمانوں کے کسی معاملہ کا حاکم (ذمہ دار) بنایا جائے، پھر وہ ان کی خیر خواہی اور بھلائی کے لیے جدوجہد نہ کرے، تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔)

"سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول: ما من عبد استرعاه الله رعية فلم يحطها بنصيحة الاله يجد رائحة الجنة"(۱۶)

ترجمہ: (میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ کسی بندے کو کسی رعایا کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کر پاتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔)

اسی کو احسان فرمایا گیا ہے عدل کے معنی انصاف کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اور اس کی ضرورت کی چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرنا عین انصاف اور شریک کرنا بڑی ناانصافی ہے۔

مولانا حنیف ندوی عدل کے مفہوم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس آیت میں اسلام کی اساس تعلیمات کا ذکر ہے، یعنی اللہ پاک کے احکام کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے بلکہ اگر اسے روح اخلاق سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ عدل کے معانی میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے مقصود توحید ہے، بعض کہتے ہیں دین متوسط یعنی اسلام ہے بعض کی رائے میں معاملات ہیں۔"(۱۷)

3۔احسان

لغت میں "احسان" کا معنیٰ حسین بنانا، صناعت میں عمدگی لانا اور اس میں استحکام پیدا کرنا ہے۔ احسان کے لغوی معنیٰ (کسی کے ساتھ) نیکی کا عمل کرنا، اچھے سلوک سے پیش آنا، مہربانی کا برتاؤ رکھنا۔

احسان کا اصطلاحی مفہوم

احسان دینِ اسلام کی بنیادوں میں سے ایک اہم بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام تر معاملات اور حالات میں احسان وعدل اختیار کرنے کا حکم دیاہے۔ قرآن پاک میں احسان سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ "(۱۸)

ترجمہ: (بے شک اللہ حکم دیتاہے انصاف کا اور بھلائی کا اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا اور روکتاہے بے حیائی اور نامعقول کام اور سرکشی سے تم کو سمجھاتاہے شاید تم یاد رکھو۔)

مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی لکھتے ہیں:

مفسرین کے اقوال عدل واحسان سے متعلق مختلف ہیں۔ بعض نے کہاہے کہ عدل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی گواہی ہے اور جب کے احسان فرائض کا ادا کرناہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک روایت میں یوں ہے کہ:

"عن ابن عباس ، قال : قدم وفد عبد القيس على رسول الله ﷺ : يارسول الله ﷺ ، انا هذا الحی من ربيعة، وقد حالت بيننا، وبينك كفار مضر، فلا نخلص اليك الا فی شهر الحرام، ضمرنا بامر نعمل به، وندعوا اليه من ورائنا قال: امركم باربع و انها كم عن اربع: الايمان بالله، ثم فسرها لهم، فقال: شهادة ان الااله الا الله وان محمد رسول الله، و اقامه الصلاة، و ايتاء الزكاة، وان تؤدو اخمس ماغنمتم"(۱۹)

ترجمہ: (حضرت ابن عباس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عبد القیس کا وفد آیا۔ وہ (لوگ) کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ (یعنی) بنو ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان (قبیلہ) مضر کے کافر حائل ہیں۔ اور ہم حرمت والے مہینے کے سوا بحفاظت آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکتے، لہٰذا آپ ﷺ ہمیں وہ حکم دیجیے جس پر خود بھی عمل کریں اور جو پیچھے ہیں ان کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتاہوں اور چار چیزوں سے روکتاہوں: (جن کا حکم دیتاہوں وہ یہ ہیں) "اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، پھر آپ ﷺ نے ان کے سامنے ایمان باللہ کی وضاحت کی، فرمایا: "اس حقیقت کی

گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالیقین اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔)

ایک اور حدیث میں احسان کے بارے میں آیا ہے:

صحیح مسلم میں حضرت عمر بن خطاب کی روایت سے ایک حدیث ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو یہ سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

"عن ابی هريرة ، كان رسول الله ﷺ ، يوما برزا للناس، فاتاه رجل، قال : يارسول الله، ماالاحسان؟ قال: ان تعبد الله كانت تراه، فانک ان لا تراه فانه يراک"(۲۰)

ترجمہ: (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک دن لوگوں کے سامنے (تشریف فرما) تھے، ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔)

سید احمد حسن محدث فرماتے ہیں:

"پھر اللہ رب العزت نے عدل و احسان کے بعد رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی اور اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے کہ ان کو دیتے رہا کرو اگر اللہ تعالیٰ کا فضل چاہتے ہو تو اور اگر ہو سکے تو روپے سے بھی ان کی مدد کرو اور ملتے جُلتے رہو اور ان کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے نیک عادتوں کو اپنانے کے بعد بُرے اخلاق سے منع فرمایا ہے۔"(۲۱)

مولانا حنیف ندویؒ لکھتے ہیں:

"اس آیت میں اسلام کی اساس تعلیمات کا ذکر ہے، یعنی اللہ رب العزت کے احکام کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے بلکہ اگر اسے روحِ اخلاق سے تعبیر کیا جائے تو بجا نہ ہو گا۔ عدل و احسان کے معنی میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے مقصود توحید ہے۔ بعض کہتے ہیں دینِ متوسط اسلام ہے، بعض کی رائے میں معاملات ہیں۔"(۲۲)

احسان کے لغوی معنی جیسا کہ "اچھا کرنے کے" ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی گئی ہر مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ کرنا۔ احسان کے زمرے میں آتا ہے مثلاً اگر ایک انسان کوئی جانور پالتا ہے اور وہ اس کی خوراک کا خیال نہیں رکھتا تو وہ احسان کرنے والوں میں شمار نہیں ہو سکتا۔ وہ جتنا بھی عبادت گزار ہو جائے لیکن وہ احسان کرنے والا

نہیں ہے۔ محسنین میں شمار نہیں ہو سکتا۔ احسان وعدل کا بہت درجہ ہے لیکن عدل کا مطلب ہے کسی کو اُس کا پورا حق دینا لیکن کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا بلکہ اپنے حصے میں سے بھی دینا احسان کہلاتا ہے۔

اخلاقِ سیئہ سے متعلق احکام کی تشریح

اخلاق سیئہ

اخلاق سیئہ سے مراد گھٹیا اخلاق اور بُری عادات ہیں۔ اخلاق سیئہ ہی وہ بُری عادت ہوں گی جو خدا، مذہب، معاشرہ یا افراد کی ناپسندیدہ ہوں گی۔ ہر مذہب اور معاشرے نے اپنے اپنے طور پر بُرے اخلاق کی وضاحت کی ہے لیکن اسلام میں اخلاق سیئہ سے مراد وہ بُری عادات ہیں جن سے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اور احادیثِ نبوی ﷺ میں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس لیے کہ ان بُرے اخلاق اور اعمال سے افراد اور معاشروں کو روحانی نقصان پہنچتا ہے۔

اخلاق سیئہ سے مراد بُرے اخلاق، بُری عادات اور گھٹیا اخلاق ہیں۔ اسلام میں اخلاق سیئہ سے مراد وہ بُری عادات ہیں جو قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے اور احادیثِ نبوی ﷺ میں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اسلام نے بُرے اخلاق سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ جب تک بُرائی اور اس کے احکامات معلوم نہ ہوں گے بُرائی سے بچنا مشکل ہے۔ ان احکامات کی فہرست بہت طویل ہے، ان میں سے دس احکامات کا انتخاب کیا گیا ہے۔

ان میں سے فحش، غیبت، بہتان تراشی زیرِ بحث ہے۔ ان میں سے صرف وہ احکام منتخب کیے گئے ہیں جو خالصتاً اخلاق کے باب سے متعلق ہیں۔

1۔ فحشاء

فحشاء کے معنی کھلی بے حیائی کے ہیں۔ دینِ اسلام حیاء کا علمبردار ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ اعلیٰ درجے کے حیادار انسان تھے۔ حیا ایمان کا شبہ ہے۔ اس لیے اسلام میں بے حیائی سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت نے فحشاء جیسے کام سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ"(۲۳)

ترجمہ: (بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف کا اور بھلائی کا اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا اور روکتا ہے بے حیائی اور نامعقول کام اور سرکشی سے، تم کو سمجھاتا ہے شاید تم یاد رکھو۔)

سید احمد حسن محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"یہاں اللہ رب العزت نے عدل واحسان کے بعد رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کو دینے لینے کا حکم دیا ہے۔ ان کے ساتھ محبت اور ہمدردی سے پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے نیک عادات کو اپنانے کے بعد بُرے اخلاق سے منع فرمایا ہے کہ فحش باتوں اور فحش کاموں سے باز رہو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے فحشاء کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ فحشاء سے مراد زنا ہے کیونکہ انسان میں جتنی بھی بُری خصلتیں ہوتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ قبیح زنا ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد عام ہے ہر قول وفعل جو انسان کے نزدیک مذموم ہو، خواہ وہ کسی بھی قسم کا گناہ ہے، زنا یا کوئی اور قسم کی بُری عادت فحش ہے۔ معتبر روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم وحیا کے مقابلہ فحشاء کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔"(۲۴)

مولانا حنیف ندویؒ لکھتے ہیں:

اس آیت میں عدل واحسان کو اختیار کرنے کے بعد فواحش کاموں اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ فحشاء سے مراد ہر قسم کی برائی مراد ہے جو نمایاں اور ظاہر ہو۔"(۲۵)

اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ فحشاء کا لفظ ہر قسم کی کھلی ظاہری وباطنی برائی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی لیے اللہ رب العزت سب انسانوں کو برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتا ہے اور اس سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے جب کہ شیطان انسانوں کو بے حیائی کا راستہ دکھاتا ہے اور اس کی طرف جانے کا مشورہ دیتا ہے۔

۲۔ غیبت

غیبت سے مراد کسی انسان کی غیر موجودگی میں اس کی کوئی ایسی بات کی جائے کہ اگر اس کے سامنے کی جاتی تو اسے ناگوار گزرتی۔ دین اسلام میں اس بد اخلاقی کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس کی ناپسندیدگی کو ایک تشبیہ سے واضح فرمایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ"(۲۶)

ترجمہ: (اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔)

غیبت یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اُس کی برائی کرنا جو اس کے سامنے نہ کی جائے کیونکہ وہ اسے ناگوار گزرے گی۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کرنا جو ناگوار ہو غیبت ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال اتدرون ماالغیبة قالوا الله ورسوله اعلم ،قال: ذکرک اخاک بما یکره قبل افر ائیت ان کان فیه اخی مااقول قال ان کان فیه ماتقول فقد اغبته وان لم یکن فیه فقد بهته"(۲۷)

ترجمہ: (حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے ؟ انہوں (صحابہ) نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اسے ناپسند ہو۔ عرض کی گئی: آپ ﷺ یہ دیکھئے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات واقعی موجود ہو جو میں کہتا ہوں (تو؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ تم کہتے ہو، اگر اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اگر اس میں وہ (غیبت) موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔)

سید احمد حسن محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

"گویا تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ کسی شخص کی نسبت کوئی ایسی بات کہنا یا کوئی عیب اس کے ذمے لگانا، اسی کا نام بہتان ہے۔ جیسا کہ مردے کا گوشت کاٹنے سے اس کی خبر نہیں ہوتی۔ اسی طرح غیبت کی جائے تو دوسرا انسان اس سے بے خبر ہوتا ہے لیکن جس طرح سے جسم سے گوشت کا ٹکڑا نکالنے سے جسم میں زخم ہو جاتا ہے، ایسے ہی بد گوئی اور غیبت کے الفاظ سن کر دوسرے آدمی کے دل میں زخم پڑ جاتا ہے۔"(۲۸)

مولانا حنیف ندویؒ لکھتے ہیں:

"اس آیت میں کہا گیا ہے کہ لوگوں کی عیب جوئی نہ کی جائے۔ ٹٹولنا، تجسس وغیرہ کینہ کے محرکات ہیں۔ ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ لوگوں کے معاملات کی عیب جوئی کرے۔ ان کے کاموں اور حرکات پر نظر ثانی کرے کہ فلاں کہاں جاتا ہے ؟ کیا کرتا ہے ؟ وغیرہ وغیرہ۔ اپنی اصلاح کی جائے۔ غیبت بھی یہی بُرائی ہے کہ کسی کی غیر موجودگی میں عیب بیان کرنا۔ یا تو یہ ایک بزدلی ہے دوسرا یہ کہ اس کے ساتھ دشمنی اور تیسرا یہ کہ اس کی تذلیل ہے۔ اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کر کے اس کو مار ڈالو اور پھر اس کا گوشت کھاؤ۔"(۲۹)

غرض یہ کہ اللہ رب العزت نے غیبت جیسے برے عمل کو بُرا قرار دیتے ہوئے اسے اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کسی انسان کا گوشت کھانا اور وہ بھی اپنے ہی بھائی کا، کس قدر اذیت ناک بات

ہے۔ایسی ہی تکلیف ہم دوسرے انسان کو اس کی برائی اور غیبت کر کے دیتے ہیں۔اس لیے ہمیں غیبت جیسے عمل سے بچنا چاہیے۔غیبت کرنا حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۳۔بہتان تراشی

بہتان تراشی کسی انسان پر جھوٹا الزام لگانے کو کہتے ہیں۔کسی بُرے کام کو کسی دوسرے انسان سے منسوب کرنا جو اس نے کیا ہی نہ ہو۔کسی وجہ سے مثلاً ضد، دشمنی اور حسد سے دوسرے انسان پر الزام لگانا" بہتان تراشی" ہے۔قرآن پاک میں بہتان سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا "(30)

ترجمہ:(اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیتے ہیں، بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ ہو تو البتہ انہوں نے اٹھایا بہتان اور صریح گناہ۔)

سید احمد حسن محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

اس آیت کی تفسیر کا حاصل یہ ٹھہرا کہ جس نے کسی نا سمجھی سے اللہ تعالیٰ کی ناپسندی کی کوئی بات منہ سے نکالی یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ یا آپ ﷺ کے صحابہ اکرام کے ایذا کی کوئی بات کی یا مسلمانوں پر کوئی جھوٹا بہتان لگایا تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور قرار پا کر بڑا گناہ گار اور سخت عذاب میں گرفتار ہو گا۔ صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں ابوہریرہ سے روایت ہے:

"عن أبي هريرة ,أنه قيل يارسول الله ﷺ مالغيبة؟ قال : ذكرك اخاک بما يكره قيل: افر ايت ان كان فی اخی ما اقول، قال: ان كان فيه ماتقول فقد اغتبته، وان لم يكن فيه ماتقول فقد بهته"(31)

ترجمہ:(حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول !غیبت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ اسے ناگوار ہو، عرض کیا گیا اور اگر میرے بھائی میں وہ چیز پائی جاتی ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ چیز اس کے اندر ہے جو تم کہہ رہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر جو تم کہہ رہے ہو اس کے اندر نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔)

اس آیت میں جو بہتان کا ذکر کیا گیا ہے۔یہ حدیث گویا اس کی تفسیر ہے۔(32)

مولانا حنیف ندوی لکھتے ہیں:

" اللہ رب العزت کو مومن مردوں اور مومن عورتوں کی عزت نہایت عزیز ہے۔ اللہ رب العزت نہیں چاہتے کہ کوئی ایک مومن دوسرے مومن کی تذلیل کرے اور اس پر کسی قسم کی بہتان تراشی کرے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نہایت ناپسندیدہ عمل ہے کہ مومن کو بہتان تراشی سے ذلیل و خوار کیا جائے۔"(۳۳)

نتائج بحث

سیّد احمد حسن محدث نے ترجمہ کی تفسیر کو وضاحت سے بیان کیا ہے جس کی وجہ سے قارئین کو تفہیم میں آسانی پیدا ہوئی ہے۔ تفسیر کرتے ہوئے مترجم نے وضاحت طلب امور کو حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ترجمہ کی دلکش مباحث سے واضح ہوا کہ ترجمہ نہ صرف اُردو بلکہ ان کے رموز و باریکیوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ مولانا حنیف ندوی ترجمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حل لغات کو پیشِ نظر رکھا ہے اور مختصر طرز میں آیات کی تفسیر کی گئی ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. کالجوں اور یونیورسٹی کی سطح پر لوگوں کو آنے والے حالات سے آگاہ کرنے کے لیے سیمینار منعقد کیے جائیں جن میں تفاسیر کو قرآن و احادیث کی روشنی بیان کیا جائے۔
2. تفاسیر کے اصول و قواعد پر وسیع پیمانے پر کام کیا جائے تاکہ مزید مستند تفاسیر سامنے آئیں۔
3. قرآنی مضامین میں سے موضوعات کا انتخاب کر کے شائع کیے جائیں تاکہ مستقبل کی نسلوں کی ذہنی آبیاری دینِ اسلام اور قرآنی احکامات کی روشنی میں ہو۔
4. تفاسیر پر کیے گئے کام کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ مزید محقق اس کام پر تحقیق کے لیے تیار ہوں۔

حوالہ جات

1. دہلوی، محدث، سید احمد حسن، مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، المکتبۃ السلفیہ، لاہور، 1379ھ، 12/1

Dehlvi, Muhadis, Syed Ahmad Hasan, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, Al-Maktabat-ul-Salfiyah, Lahore, 1379, 1/12

2. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز، کشمیری بازار، لاہور، 1973ء، 12/1

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, Malik Siraj ud Din and Sons Publishers, Kashmiri Bazar, Lahore, 1973, 1/12

3. الغزالی، ابو حامد محمد، امام، احیاء العلوم الدین، (مترجم) مولانا ندیم الواجدی، دارالاشاعت اردو بازار، کراچی، س ن، 49/3

Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad, Imam, Ahya-ul-Aloom-ud-Din, (Translator) Maulana Nadeem Al-Wajidi, Dar-ul-Ashat Urdu Bazar, Karachi, 3/49

4. النحل(16)90

Al-Nahal (16) 90

5. القلم(68)4

Al-Qalam (68) 4

6. آلِ عمران(3)159

Al-Imran (3) 159

7. الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، امام، ترمذی، باب ماجاء فی حسن الخلق، س ن، 3/403، حدیث نمبر: 2009

Al-Tirmizi, Abu Esa Muhammad Bin Esa, Imam, Tirmizi, Bab Maja Fi Hasan ul Khaq, 3/403, Hadith No. 2009

8. البقرہ(۲)۱۵۳

Al-Baqarah (2) 153

9. دہلوی، احمد حسن، محدث، مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، المکتبۃ السلفیہ، لاہور، 1325ھ/1907ء، 1/134

Dehlvi, Ahmad Hasan, Muhadis, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, Al-Maktabat-ul-Salfiyah, Lahore, 1325/1907, 1/134

10. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور، 1983ء، 1/53

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, Malik Siraj ud Din and Sons Publishers, Kashmiri Bazar, Lahore, 1983, 1/53

11. البقرہ(2)177

Al-Baqarah (2) 177

12. دہلوی، احمد حسن، محدث، مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، 1/145

Dehlvi, Ahmad Hasan, Muhadis, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, 1/145

13. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، 1/61

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, 1/61

14. النحل(۱۶)۹۰

Al-Nahal (16) 90

15. بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الصحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب من اشرعی رعیۃ فلم ینصح، دار ابن کثیر، بیروت، 2002ء، رقم الحدیث: 7150

Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Imam, Al-Sahih Al-Bukhari, Kitab ul Ahkam, Bab Min Ashrai Raiya Film Yansuh Dar Ibn Kaseer, Berut, 2002, Raqam ul Hadith: 7150

16. دہلوی، احمد حسن، محدث، مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، 3/362

Dehlvi, Muhadis, Syed Ahmad Hasan, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, 3/362

17. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، 3/661

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, 3/661

18. النحل (16)90

Al-Nahal (16) 90

19. بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الصحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، رقم الحدیث:53

Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Imam, Al-Sahih Al-Bukhari, Kitab ul Iman, Bab Ada ul Khams Min al Iman, Raqam ul Hadith: 53

20. //، کتاب الایمان، باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان، رقم الحدیث:50

Ibid, Kitab ul Iman, Bab Swal Jibrail ul Nabi (PBUH) An Al-Iman, Raqam ul Hadith: 50

21. دہلوی، احمد حسن، محدث، مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، 3/362

Dehlvi, Muhadis, Syed Ahmad Hasan, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, 3/362

22. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، 3/661

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, 3/661

23. النحل (16)90

Al-Nahal (16) 90

24. دہلوی، احمد حسن ، محدث ،مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، المکتبہ السلفیہ، لاہور، 1325ھ/ 1907ء، 3/۳۶۲۔۳۶۳

Dehlvi, Ahmad Hasan, Muhadis, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, Al-Maktabat-ul-Salfiyah, Lahore, 1325/1907, 3/362-363

25. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور، 1983ء، 3/662

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, Malik Siraj ud Din and Sons Publishers, Kashmiri Bazar, Lahore, 1983, 3/662

26. الحجرات (49)12

Al-Hujrat (49) 12

27. مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح المسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الغیبۃ، رقم الحدیث:6593

Muslim, Muslim Bin Hajaj, Sahih Al-Muslim, Kitab ul Bir Wa Salat wa Al-Aldab, Bab Tehreem ul Ghebat, Raqam Ul Hadith: 6593

28. دہلوی، احمد حسن، محدث، مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، 6/259-260

Dehlvi, Ahmad Hasan, Muhadis, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, 6/259-260

29. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، 5/1234

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, 5/1234

30. الاحزاب(33)58

Al-Ahzab (33) 58

31. مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح المسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الغیبۃ، رقم الحدیث:2089

Muslim, Muslim Bin Hajaj, Sahih Al-Muslim, Kitab ul Bir Wa Salat wa Al-Aldab, Bab Tehreem ul Ghebat, Raqam Ul Hadith: 2089

32. دہلوی، احمد حسن، محدث، مولانا، تفسیر احسن التفاسیر، 5/221

Dehlvi, Ahmad Hasan, Muhadis, Maulana, Tafseer Ahsan-ul-Tafaseer, 5/221

33. ندوی، محمد حنیف، علامہ، تفسیر سراج البیان، 4/1019

Nadvi, Muhammad Haneef, Allama, Tafseer Siraj-ul-Bayan, 4/1019